السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مولانا غلام مرشد صاحب کا خطبہء عید قربان

قربانی پر پابندی عائد کرنے کی تجویز

مولانا سید داؤد صاحب غزنوی

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شاہی مسجد لاہور کے خطیب مولانا غلام مرشد صاحب نے عید کے خطبہ میں قربانی کے جانوروں کی قیمت کسی قومی فنڈ میں ادا کرنے کی تجویز پیش کر کے فقہاء کام کے حوالہ سے یہ اعلان کیا ہے۔ کہا گر قربانی کے جناوروں قیمت کسی (قومی فنڈ میں ادا کر دی جائے تو اس رقم کی ادائیگی مذہباً قربانی تصور کی جائے گی۔ (نوائے وقت 20۔6۔1959

مولنا غلام مرشد صاحب نے اپنا یہ نظریہ پیش کر کے حکومت کو اس کیلئے ابھارا اور یہ ارشاد فرمایا کہ ارباب اقتدار کو مصطفےٰ کمال پاشا کی طرح پاکستان میں جانوروں کی قربانی کی ایک حد مقرر کرنی چاہیے۔ آپ نے کہا کہ اگر ہماری (حکومت منصوبہ بندی کرے تو ملی مفاد کی خاطر لاکھوں جانوروں کی قیمت قربانی کے نام پر وصول کر کے بہت سے ہسپتال اور تعلیم گاہیں تعمیر کر سکتی ہے۔ (نوائے وقت

مولانا کے اس خطبے نے بے چینی اور اضطراب پیدا کر دیا ہے۔ دیندار طبقہ مغموم اور متفکر ہے کہ اگر اس طرح اسلام کے احکام کی قطع وبرید ہوتی رہی اور مادسین کے اثر سے متاثر ہو کر صرف معاشی اقدار سے احکام اسلامی کو تولا گیا تو جو کچھ روس میں ہوا وہی کچھ پاکستان میں ہو کر رہے گا۔

عید کے دوسرے دن حضرت مولنا مفتی محمد حسن صاحب (نیلا گنبد) سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا تو میں نے دیکھا کہ وہ مغموم اور رنجیدہ ہیں۔ اور مولنا غلام مرشد صاحب کے خطبہ پر انتہائی ناراضگی کا اظہار فرما رہے ہیں۔ حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ مادیت یا مادہ پرستی کا اس قدر وہمہ گیر اثر ہے تو عوام تو درکنار علماء بھی اس سے متاثر ہو رہے ہیں۔ مولانا نے جو کچھ کہا اس کا تعلق اسلام کی روحانیت سے قطعاً نہیں۔ نہ فقہا نے کہیں اس کی اجازت دی ہے۔ یہ ان کی خالص مادہ پرستی ہے۔ اور سنت ابراہیمی اور سنت محمدیہ سنت صحابہ کرام اور تمام سلف وخلف کے طریقہ مرضیہ کے خلاف ہے۔ پھر فرمایا کہ ان کی یہ تقریر اسلام پر شدید حملہ ہے۔ اسلام تمام مسلمانوں کی مشترکہ میراث ہے۔ اور جس وقت مشترکہ جائداد پر حملہ ہوتا ہے اس وقت اس جائداد کے تمام شرکاء کا فرض ہوتا ہے۔ کہ حملہ آور کا مقابلہ کریں مولانا غلام مرشد نے اسلام کی سیزدہ صد سالہ روایات پر حملہ کیا ہے۔ ہر عالم اور ہر عامی کا فرض ہے کہ اس حملے کی مدافعت کرے۔ اور اسلام کی پاکیزہ تعلیم کو اس الحاد سے پاک رکھنے کی کوشش کرے۔ پھر مجھ سے ارشاد فرمایا کہ

فقہا کی طرف اس بدعت کی نسب ظلم عظیم ہے۔ اس مسئلہ کو فقہی نظر سے تم لکھو اور شائع کرو۔ اس کے بعد نوائے وقت نے اپنے ایک مقالہ افتتاحیہ میں ایک قابل غور تجویز کا عنوان قائم کر کے علماء کو دعوت دی کہ وہ، مولنا غلام مرشد کے اس دعویٰ کو پرکھیں۔

حضرت مفتی صاحب کے ارشاد کی تعمیل میں اور محترم مدیر نوائے وقت کی دعوت پر یہ چند سطور سپرد قلم کر رہا ہوں۔ امید ہے کہ ان چند سطور کے مطالعہ سے معلوم ہو جائے گا کہ فقہا کرام کا اس بارے میں فیصلہ کیا ہے۔

## فقہا کرام کا فیصلہ

فقہا کرام نے اضحیہ (قربانی) کی تعریف شرائط اور رکن بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ۔۔۔ قربانی کے جانور کا ذبح کرنا رکن قربانی ہے۔ اس لئے تضحیہ یعنی اہراق دم (خون بہانا) واجب ہے۔ اور امر وجوب کا تعلق جب کسی معین فعل کے ساتھ ہو تو کوئی دوسری چیز یا دوسرا فعل اس کا قائم مقام نہیں ہو سکتا۔ اس لئے قربانی ایام نحر میں اہراق دم سے ہو سکتی ہے۔ اگر کوئی شخص قربانی کا جانور خرید کر زندہ کسی کو صدقہ کر دے تو بھی قربانی ادا نہیں ہوگی چہ جائیکے قربانی کے جانور کی قیمت کسی کو صدقہ کر دے۔ فقہا کرام کا یہ ارشاد قرآن کریم اور احادیث نبویہ پر مبنی ہے۔

## قرآن کریم

قرآن کریم میں سورہ انعام کے آخر میں اللہ تعالی نے سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرمایا! آپ اپنی قوم کو اور تمام امت دعوت کو یہ اعلان کر دیں کہ

مجھے میرے رب العالمین نے سیدھا راستہ دکھا دیا ہے۔ اور وہی راستہ درست۔ صحیح دین اور ابراہیمؑ حنیف کا طریقہ ہے جو ہرگز مشرکوں میں نہ تھا۔

مشرکین کی عبادت غیر اللہ کے لئے۔ ان کی نذر ونیاز اور قربانیاں غیر اللہ کے لئے ہوتی ہیں مگر آپ اعلان کر دیں کہ

میری نماز میری قربانی میری ساری زندگی اور میری موت صرف اللہ رب العالمین کیلیے ہے۔ مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے۔ اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔

اس آیت میں۔ نسک۔ کے لفظ کی تفسیر میں مختلف اقوال ہیں لیکن راجح قول یہی ہے کہ۔ نسکی۔ سے مراد قربانی ہے۔ جیسا کہ سعید بن جبیر قتادہ اور دوسرے تابعین سے مروی ہے۔ لیکن سب سے واضح قرینہ اس کیلیئے خود رسول اللہ ﷺ کا عمل ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے صحاح میں مروی ہے۔ کہ آپ نے دو دنبوں کی قربانی دی۔ جب آپ نے انھیں قبلہ رخ لٹایا تو یہ دعا پڑھی۔

اس دعا میں نسکی کا لفظ جبھی بر محل ہوسکتا ہے کہ اس سے مراد قربانی ہو۔ اور یہی دعا نبی اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو سکھائی فرمایا! اے فاطمہ اپنی قربانی کے پاس کھڑی ہو۔ اور قربانی ہوتے دیکھ خون کے ہر قطرہ کے بدلے میں تیرا گناہ معاف ہوگا اور یہ دعا پڑھ

اس سے معلوم ہوا کہ نسکی سے مراد قربانی ہی ہے۔ اس تشریح کے مطابق اس آیت میں نماز اور قربانی کو ایک ساتھ اسطرح ذکر کیا گیا ہے۔ جسطرح سورت کوثر میں

نماز اور قربانی کا ایکساتھ ذکر کر کے یوں حکم دیا گیا کہ اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور قربانی دے۔

احادیث

## قرآن کریم کے اس حکم

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۲

کے مطابق نبی کریم ﷺ کا عمل مبارک کیا تھا۔؟ وہ متعدد احادیث میں مذکور ہے۔

(نمبر 1۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ (ترمذی)

رسول اکرم ﷺ نے مدینہ میں دس سال اقامت فرمائی ہر سال آپ قربانی دیتے تھے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کسی شخص نے سوال کیا کیا قربانی واجب ہے۔ حضرت عبد اللہ ابن عمر نے فرمایا!

میں! اتنا جانتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی دی۔ اور صحابہ کرام نے قربانی دی۔ سائل نے پھر وہی سوال دہرایا حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا! تم سمجھتے نہیں میں نے کیا کہا۔ میں نے کہا ہے کہ نبی کریم ﷺ قربانی دیتے رہے اور مسلمان قربانی دیتے رہے۔

حضرت عبد اللہ ابن عمر کا مقصد یہ تھا کہ میں ان اصطلاحات میں نہیں جاتا سیدھی سادی بات جانتا ہوں۔ کہ رسول اللہ ﷺ قربانی دیتے رہے۔ اور مسلمان بھی آپ کی اتباع میں قربانی دیتے رہے۔

ابراء بن عازب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا!

من ذبح بعد الصلوٰۃ فقد تم نسکہ واصاب سنۃ المسلمین

(جس نے نماز کے بعد قربانی کا جانور زبح کیا اس کی قربانی ٹھیک ہوگئی۔ اور مسلمانوں کی سنت کے مطابق اس کا عمل رہا۔ (صحیحین)

اس روایت میں مزید الفاظ یوں مروی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا!

اس دن (یوم الاضحیٰ) میں ہمارا سب سے پہلا کام یہ ہے کہ ہم نماز پڑھیں اور گھروں کو لوٹ آئیں۔ اور قربانی کا جانور زبح کریں۔ جس نے اس کے مطابق عمل کیا یقیناً اس کا عمل ہمارے طریقے کے مطابق رہا۔

4۔ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اصحاب رسول رضوان اللہ عنہم اجمعین نے آپ ﷺ سے دریافت کیا۔

یا رسول اللہ ﷺ یہ قربانیاں کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تمہارے باپ ابراہیم کی سنت ہے۔

کوئی مسلمان اس حقیقت سے نا آشنا نہیں ہوگا کہ حضرت ابراہیمؑ خلیل اللہ نے اپنے بیٹے اسمٰعیل علیہ السلام کی کی جو قربانی اللہ کی راہ میں پیش کی عید الاضحیٰ اس واقعہ کی یادگار ہے۔ ابراہیمؑ کی اس قربانی پر چار ہزار سال گزر گئے۔ کروڑوں انسان چار ہزار سال سے اس واقعہ کی یادگار مناتے چلے آرہے ہیں۔ اور جب تک مسلمان اس کرہ ارضی پر آباد ہیں۔ اس یادگار میں قربانیاں دیتے رہیں گے۔ کسی واعظ کا وعظ۔ کسی خطیب کی سحر بیانی اور کسی حکومت کا جبر و قہر اس سنت ابراہیمی کا ختم نہیں کرسکتا۔ کوئی پہاڑ سے سر ٹکرانا چاہتا ہے تو ٹکرالے لیکن سوائے سر پھوڑنے اس کے حصے میں کچھ نہیں آئے گا۔ ابراہیم علیہ السلام کی اس عظیم یادگار میں مسلمان عید قربان مناتے رہیں گے۔ اور ہزاروں خوبصورت جانور موٹے تازے۔ خوب پلے ہوئے جانور ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کی یادگار میں زبح ہوتے رہیں گے۔

5۔ حضرت جابر سے صحاح میں یہ روایت مروی ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے دو خصی دنبوں کی قربانی دی۔ اور مسند عبد الرزاق میں حضرت عائشہ اور حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے۔

كان اذا اراد ان يضحي اشتري لبشين عظيمين سمينين

جب آپ ﷺ قربانی کا ارادہ فرماتے تو دو موٹے بڑے دنبے خریدتے

روایات میں یہ بھی تصریح ہے کہ ایک دنبہ اپنی طرف سے اور آل محمد ﷺ کی طرف سے ذبح فرماتے اور دوسرا دنبہ غرباء امت کیطرف سے ذبح فرماتے ۔

(اس حدیث کی ذیل میں ابن حجرؒ فرماتے ہیں ۔ اس حدیث سے یہ استدلال کیا گیا ہے کہ متعدد جانور قربانی میں دینا پسندیدہ فعل ہے ۔ اس کے بعد فرماتے ہیں ۔ (فتح الباری جلد23 ص 327

شافعی علماء نے یہ تصریح کی ہے ۔ کہ سات بکریوں کی قربانی ایک اونٹ سے افضل ہے ۔ اس لئے کہ سات بکریوں کے ذبح میں اراقۃ الدم (خون بہانا) زیادہ ہے اور اسی مناسبت سے ثواب بھی زیادہ ہوتا ہے ۔

۔ نبی ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ایک سو اونٹ کی قربانی دی 230 جانور اپنے دست مبارک سے ذبح کیے باقی جانور حضرت علی نے ذبح کیے ۔ یہ مادیین یہ تجدد پسند یہ معاشی اقدار سے اسلامی احکام کو ناپنے والے اس خون 6 بہانے کی حکمت کو کیا سمجھیں یہ ضروری نہیں کہ ہر شخص جس کے سر پر دستار فضیلت بندھی ہوئی ہو اور منبر خطابت کو زینت دے رہا ہو ۔ وہ اس قربانی کے فلسفے کو بھی سمجھ سکے ۔

**ہزار نکتہ باریک تر ز مو اینجاست**

**نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند**

( ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سنیے کہ وہ زبان رسالت ماب سے اس اہراق دم پر کیا روایت کرتی ہیں ۔ (تحفۃ الاحوذی شرح جامع الترمذی ج2 ص 352 وابن ماجہ ص 7233

(کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قربانی کے دن کسی شخص کا کوئی عمل اللہ کو اس سے زیادہ محبوب نہیں کہ خون بہائے ۔ (بیہقی ۔ و ۔ طبرانی

اے فاطمہ اپنی قربانی کیلیئے کھڑی ہوجا اور اس کے پاس موجود رہ ہر قطرہ خون کے بدلے میں تیرے گناہ بخشے جایئں گے ۔ حضرت فاطمہ نے عرض کیا کیا یہ ثواب صرف ہم اہل بیت کے لیے ہے ۔ یا سب مسلمانوں کے لئے ؟ آپ ﷺ نے فرمایا صرف اہل بیت کے لئے نہیں بلکہ اہل بیت اور تمام مسلمانوں کے لئے ہے ۔

۔ حضرت علی کی ایک روایت کے مطابق نبی اکرم ﷺ نے انھیں وصیت کر رکھی تھے ۔ کہ میرے بعد میرے لئے قربانی دیتے رہنا حنش کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کو دیکھا کہ وہ ہمیشہ دو دنبوں کی قربانی دیا کرتے تھے ۔ میں نے 9 ان سے دریافت کیا کہ کیا بات ہے ۔ ؟ حضرت علی نے جواب دیا ۔

(ابو رازی ۔ ترمذی)

کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی تھی ۔ کہ میں ان کی طرف سے قربانی دیتا رہوں ۔ اس لیئے یہ دوسری قربانی آپ ﷺ کی طرف سے دیتا ہوں ۔ اور ایک روایت کے مطابق فرمایا میں اسے کبھی ترک نہیں کروں گا ۔

۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت کے مطابق نبی کریم ﷺ نے قربانی کے جانور صحابہ میں تقسیم کیے امام بخاری نے اس روایت سے یہ مسئلہ استنباط کیا 10

قسمۃ الامام الاضاحی بین الناس

کہ امام غرباء میں قربانی کے جانور تقسیم کرے ۔ تاکہ وہ بھی اس دن قربانی ذبح کر کے سنت ابراہیمی کے ادا کرنے کے قابل ہوسکیں ۔

زرا غور فرمایئے کہ عہد نبوی ﷺ میں صورت حال یہ تھی کہ آپ ﷺ غرباء میں قربانی کے جانور تقسیم کرتے تھے کہ وہ قربانی بھی دے سکیں ۔ اور آج مولانا یہ کوشش فرما رہے ہیں کہ خوش بھی قربانی نہ دیں ۔ بلکہ اس کے بدلے قومی فنڈ میں چندہ دیں ۔ اتباع سنت کا صحیح تقاضا تو یہ تھا کہ وہ حکومت سے مطالبہ کرتے کہ وہ رقم مخصوص کرے اور اس سے قربانی کے جانور غرباء میں تقسیم کرے تاکہ آج بھی سنت محمدیہ کے مطابق غرباء قربانی دے سکیں ۔

بہر حال ان تمام روایات کے زکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ شارع علیہ السلام کے نزدیک جانوروں کا ذبح کرنا ہی مطلوب اور سنت ابراہیمی کے ادا کرنے کی صحیح صورت ہے اور کوئی دوسری چیز اس کا بدل نہیں ہوسکتی اور اسی حقیقت کی طرف فقہا کرام نے رہنمائی کی ہے ۔

## فقہاء کرام کی تصریحات

اب آپ کے سامنے فقہاء کرام کی تصریحات پش کرتا ہوں ۔ درمختار اور اس کا حاشیہ ردالمختار فقہ حنفیہ کی مشہور اور مستند کتاب ہے ۔ صاحب درمختار کتاب الضحی کے ذیل میں الضحیہ (قربانی) کی تعریف قربانی کے شرائط قربانی کا وقت بیان کرنے کے بعد قربانی کا رکن بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں ۔

### درمختار

یعنی قربانی کا رکن ان جانوروں کا ذبح کرنا جن کی قربانی دی جاسکتی ہے ۔ پس واجب الراقۃ الدم یعنی خون بہانا ہے ۔

(علامہ شامی لکھتے ہیں ۔ (ردالمختار ص 220 ج5

اس لئے کہ کسی چیز کا رکن وہی ہوسکتا ہے۔ جس کا قیام اسی کے ساتھ ہو قربانی چونکہ ذبح ہی کے ساتھ وجود میں آئی ہے۔ اس لئے ذبح جانور قربانی کا رکن ہوا۔

اس کے بعد علامہ شامی الراقۃ الدم کے وجوب پر لکھتے ہیں۔

والدلیل علی انها الاراقۃ مص تصدق بعین الحیوان لم یجز

(ردالمختار ص 230 جلد 5)

یعنی اراقۃ الدم کے وجوب پر دلیل یہ ہے کہ اگر کوئی شخص زندہ جانور قربانی کا کسی کو بطور صدقہ دے دے تو یہ قربانی تصور نہ ہوگی۔

## فتاویٰ عالمگیری

فقہ حنفیہ کی مشہور فتاویٰ عالم گیریہ میں یوں وضاحت کی گئی ہے۔ فرماتے ہیں۔

(ص 326 ج 5)

قربانی کے احکام میں سے ایک یہ ہے کہ کوئی دوسری چیز ایام نحر میں اس کے قائم مقام نہیں ہوسکتی۔ بنا بریں اگر کوئی زندہ بکری کسی کو صدقہ کردے یا اسکی قیمت کسی کو صدقہ کردے تو قربانی اس کے زمہ بحال رہے گی۔

## بدائع الصنائع

بدائع الصنائع فقہ حنفی کی بلند پائع کتاب ہے۔ یہ کتاب ترتیب مضامین اور حسن بیان کے لحاظ سے بے مثل ہے۔ اس کے مصنف امام علماء (الدین الکاسانی) ملک العلماء کے لقب سے پکارے جاتے تھے۔ انھوں نے کیفیت (وجوب اضحیہ کے زیل میں متعدد احکام لکھے ہیں۔ زیر بحث مسئلہ کے متعلق فرماتے ہیں۔ (جز 5 ص 66

یعنی وجوب وجوب قربانی کی کیفیات میں سے ایک یہ ہے کہ قربانی یعنی ذبح جانور کا کوئی بدل یا اس کا قائم مقام کوئی نہیں ہوسکتا حتیٰ کہ اگر کوئی شخص بجائے ذبح کرنے کے زندہ بکری کسی کو صدقہ کردے۔ یا اس کی قیمت صدقہ کردے۔ تو اس سے قربانی ادا نہیں ہوگی۔ اس لئے کہ قربانی کے وجوب کا تعلق خون بہانے کے ساتھ ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ وجوب کا تعلق اگر ایک معین فعل کے ساتھ ہو تو کوئی دوسری چیز اس کے قائم مقام نہیں ہوسکتی۔

(اس کے بعد اس سوال کو پیش نظر رکھ کر صدقہ فطر میں جنس کے بجائے قیمت دینا جائز ہے۔ تو قربانی میں بھی یہ صورت جائز ہونی چاہیے۔ کہ بجائے قربانی کے اس کی قیمت ک صدقہ کردیا جائے۔ فرماتے ہیں۔ (ص 67 جز 5

یعنی ایام نحر میں جو چیز واجب ہے وہ ہے خون بہانا یعنی ذبح جانور شرتگ نے اس کی وجہ نہیں بتائی۔ اس لئے وجوب کا حکم مورد شرع کے ساتے ھ مخصوص ہوگا۔ بخلاف صدقہ فطر کے اس میں نبی ﷺ نے علت بیان کردی کہ مساکین کو عید الفطر کے دنوں میں سوال سے بے نیاز کردو یہ سوال سے بے نیازی صدقہ فطر میں جنس کے ادا کردینے سے بھی ہوسکتی ہے۔ اور اس کی قیمت ادا کردینے سے بھی ہوتی ہے۔ اس لئے ہمارے نزدیک صدقہ فطر میں تو قیمت دی جاسکتی ہے۔ لیکن قربانی میں قیمت نہیں دی جاسکتی۔

فقہا کرام کے فتویٰ کو واضح کرنے کیلئے یہ چند عبارات کافی ہیں۔ اس میں یہ حقیقت صاف طور پر سامنے آگئی ہے۔ کہ قربانی کے ایام میں جانور ذبح کرنے سے ہی قربانی ادا ہوسکتی ہے۔ قیمت تو درکنار خود زندہ جانور کے صدقہ کرنے سے بھی قربانی کے وجوب سے کوئی عہدہ برآ نہیں ہوسکتا اس میں شک نہیں کہ بعض صورتیں ایسی ہیں۔ مثلاً اگر کوئی شخص ایام قربانی میں قربانی نہیں دے سکا اور بعد میں وہ قربانی دینا چاہتا ہے تو اس کیلئے فقہا نے لکھا ہے۔ کہ قربانی کی قیمت بھی دے سکتا ہے۔ اور قربانی بھی دے سکتا ہے۔ اس کی مختلف صورتیں ہیں۔ جن کو فقہا نے بڑی تفصیل سے لکھا ہے۔ لیکن اس مسئلہ کا زیر بحث مسئلہ سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ زیر بحث مسئلہ یہ ہے کہ ایام قربانی میں قربانی کے جانوروں کی قیمت حکومت وصول کر کے رفاہی کاموں میں خرچ کرے۔ مولانا غلام مرشد صاحب کے پیش نظر فقہا کی اگر کچھ تصریحات ایسی ہیں۔ جو اُن کی تجویز کے حق میں ہیں۔ تو وہ پیش کریں۔ اس کے بعد غور کیا جاسکتا ہے۔ کہ مولانا صاحب کی تجویز کی تائید ان عبارات سے ہوتی ہے یا نہیں ہم کھلے دل سے ان کا مطالعہ کریں گے۔

اگر کتاب وسنت سے اور فقہا کرام کی تصریحات سے اپنی تجویز کو موئید کردیا تو اس کے قبول کرنے میں کوئی تعامل نہ ہوگا۔ بہر حال ان کے ارشادات کا انتظار رہے گا۔

(اخبار الاعتصام جلد 10 ش 48)

ھٰذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## فتاویٰ علمائے حدیث

## جلد 13 ص 80-89

## محدث فتویٰ